درود شریف پڑھنے والے اولیاء اللہ کے احوال و اقوال



ولایتِ درود شریف

قسط نمبر 3

حافظ محسن خان

درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان

0333-2126090

بسم الله الرحمن الرحيم

درود شریف پڑھنے والے اولیاء اللہ کے احوال و اقوال

ولایتِ درود شریف

حافظ محسن خان

درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
0333 2126090

نام کتاب	ولایتِ درود شریف
مؤلف	حافظ محسن خان
کمپوزنگ	طلحہ وہاب
ناشر	درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
قسط نمبر	03

درود ابراھیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ضروری نوٹ

قارئین سے التماس ہے کہ دوران مطالعہ اگر کہیں پر کوئی لفظی غلطی نظر آئے تو فوری آگاہ کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں بھرپور اصلاح کی جاسکے۔

انتساب

محمد خان اور حسن خان

کے نام

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

حالِ دل

بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ ﷺ

آپ نے درود شریف کے سفر میں اکثر اولیاء اللہ کے اقوال سنے ہوں گے جن میں درود شریف کی فضیلت بیان ہوتی ہے۔اس کتابچے میں آپ اُن تمام اولیاء اللہ کے احوال واقوال تفصیل کے ساتھ پڑھیں گے جن کو درود شریف کی وجہ سے ولایت نصیب ہوئی اور جنہوں نے اپنی تمام زندگی درود شریف پڑھنے پڑھوانے میں گزار دی۔

میں امید کرتا ہوں کہ میری یہ چھوٹی سی کاوش آپ کے اور میرے لیے دنیا وآخرت میں ذریعہ نجات بنے گی۔

حافظ محسن خان

بانی: درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان

0333-2126090

سلسلہ نمبر 03

عاشقِ رسول ﷺ ولی کامل ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ



ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

تو غنی ازھر دو عالم من فقیر
تو غنی ہے دونوں جہانوں کا اور میں فقیر
روزِ محشر عُذر ھائے من پذیر
روز قیامت میرے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے
در حسابم راتو بینی ناگزیر
میرا حساب دیکھنا تیرے لیے ناگزیر ہی ہو
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر
تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھ کر حساب لینا

ڈاکٹر علامہ اقبالؒ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپؒ کے اجداد سپرو گوت کے کشمیری برہمن تھے لیکن بعد از اں اسلام قبول کر کے سیالکوٹ میں بس گئے۔ اقبال کے والد شیخ نور محمد کو بزرگوں کے پاس بیٹھنے اور دین کی باتیں سننے کا بہت شوق تھا اور اپنی نیکی و پرہیز گاری کی وجہ سے سارے شہر میں وہ بڑی عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے اسلام کی محبت ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

اقبال کی ابتدائی تعلیم مکتب میں ہوئی۔ پرائمری، مڈل اور میٹرک کے

امتحانوں میں امتیازی نمبروں سے پاس ہوکر وظیفہ لیا۔

1935 میں عید کے دن سویاں کھانے سے ان کا گلہ بیٹھ گیا۔ڈاکٹروں کے مطابق ان کے حلق میں رسولی پیدا ہوگئی تھی۔بجلی کے علاج سے کچھ افاقہ ہوالیکن آواز پوری طرح سے بحال نہ ہوسکی۔وکالت کا کام بند ہوگیا ایسے میں ریاست بھوپال نے دادرسی کی۔اور 500 روپے ماہوار ان کا وظیفہ مقرر کردیا بیماری زور پکڑنے لگی تو دمہ کے دورے بھی پڑنے لگے۔کھانستے کھانستے بیہوش ہوجاتے۔دسمبر 1937ء میں مرض نے شدت اختیار کرلی اور بالآخر 21 اپریل 1938ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

جب بھی عاشقان رسول کریم ﷺ کا تذکرہ ہوگا تو ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کا نام سرفہرست رہے گا۔یہ عشق رسول علامہ اقبال علیہ الرحمہ کو اپنے والد سے ورثے میں ہی ملا تھا۔شیخ نور محمد نے جب بھی اقبال کو کچھ سمجھانا ہوتا یا تنبیہ کرنا ہوتی تو وہ حضور ﷺ کی سیرت یا تعلیمات کے حوالے سے کرتے علامہ محمد اقبالؒ کے والد محترم شیخ نور محمد کے عشق مصطفیٰ کی کیفیت کا ایک واقعہ علامہ اقبالؒ کے حوالے سے یوں تحریر کیا ہے۔

مثنوی رموز بے خودی میں علامہ اقبالؒ اپنے لڑکپن کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک سائل بھیک مانگتا اور صدا لگاتا ہوا ان کے دروازے پر آیا۔یہ گدائے مبرم یعنی اڑیل فقیر تھا۔دروازے سے ٹلنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔اس نے سار سار چیخ چیخ کر صدا لگانے پر علامہ اقبالؒ نے طیش میں آکر اسے مارا۔علامہ کے والد اس حرکت پر بہت آزردہ اور کبیدہ خاطر ہوئے اور دل گرفتہ ہوکر بیٹے سے کہا ”قیامت کے دن جب خیر الرسل کی امت سرکار ﷺ کے حضور جمع ہوگی تو یہ گدائے دردمند تمہارے اس برتاؤ کے خلاف حضور رسالت مآب ﷺ سے فریاد کرے گا“

پھر فرمایا میں تجھے اپنے سفید ریش کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور یوں رسوا نہ کرو۔ تم چمن محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک کلی ہو۔ پس وہی اخلاق اپناؤ جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہوں۔

(روزگار فقیر جلد دوم ص 152)

چنانچہ یہ والد کی تربیت کا ہی اثر ہے کہ آپ علیہ الرحمہ سرتاپا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رنگے گئے یہاں تک کہ آپ کے قول اور فعل دونوں ہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابندہ جھلک بن گئے۔ ایک مرتبہ کسی نے پوچھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ نے جواب دیا پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرو اور اپنی زندگی کو اس میں ڈھالو پھر اپنے آپ کو دیکھو یہی ان کا دیدار ہے۔

یہ سن کر سامعین میں سے کسی نے پوچھا حضرت! اتنی بصیرت کیسے حاصل ہوئی۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آپ نے جواب دیا کہ یہ مرتبہ و فضیلت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر کثرت درود کی وجہ سے نصیب ہوئی ہے۔

(ماہنامہ فکر و نظر مارچ 1979ء رسالت مآ اور اقبال از رحیم بخش شاہین)

ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ کی زندگی کا سب سے زیادہ ممتاز، محبوب اور قابل دید و قابل قدر جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس کا اظہار آپ علیہ الرحمہ کے کثرت درود شریف اور چشم نم و دیدۂ تر سے ہوتا تھا کہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لیا جاتا تھا تو آپ علیہ الرحمہ پر ایک وارفتگی طاری ہوجاتی تھی۔ فقیر سید وحید الدین لکھتے ہیں کہ میں نے ڈاکٹر صاحب کی صحبتوں میں عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو مناظر دیکھے ہیں ان کا لفظوں میں پوری طرح اظہار بہت مشکل ہے وہ کیفیتیں بس محسوس کرنے کی تھیں۔

(روزگار فقیر جلد اول: ص 94)

آپ علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ اتباع رسول اور تقلید نبوی میں ڈوب جانے کا نام ہی دیدار رسول ہے دنیا میں ایسے زندگی بسر کرو جیسے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تم کو تلقین کرتا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم کو جن و انس سب میں مقبولیت حاصل ہوجائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی میں ڈوب کر خودشناسی حاصل کرو یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت پر کثرت ومحبت سے درود پڑھو یہی زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

(اقبال اور محبت رسول ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی)

آپ علیہ الرحمہ نے تمام زندگی درود شریف کا ورد کیا بلکہ آنے والی نسل کے لیے درود شریف کی برکات وکرامات کے چند ایک مشہور ترین واقعات بطور یادگار چھوڑ گئے۔ جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ الرحمہ صحیح معنوں میں عاشق رسول اور محب درود شریف تھے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ حکیم الامت کیسے بنے؟

مشہور صحافی کالم نگار میاں محمد شفیع (م۔ش) لکھتے ہیں کہ 1938ء میں گرمیوں کے دن تھے ڈاکٹر عبد المجید (سابق کنگ ایڈ روڈ میڈیکل کالج لاہور) تشریف لائے علامہ محمد اقبالؒ نے خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی خیر خیریت دریافت کی پھر گفتگو کا دور چلا۔ دفعتاً ڈاکٹر عبد المجید نے سلسلہ کلام کا رخ پھیرتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے پوچھا کہ علامہ صاحب آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بلاتوقف فرمایا: یہ کوئی مشکل کام نہیں آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک عبد المجید صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے؟

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ

درود شریف پڑھا ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے حکیم الامت بنا دیا ہے۔ آپ بھی اس نسخے پر عمل کریں آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

مشرق ومغرب کے علوم کا جامع:

مشہور مسلم لیگی لیڈر راجہ حسن اختر مرحوم نے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے شجر علمی کے متعلق ایک مرتبہ از راہِ عقیدت علامہ صاحب سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق ومغرب کے علوم کا جامع بنایا ہے۔علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے ان علوم نے چنداں نفع نہیں دیا مجھے تو نفع صرف اس بات نے پہنچایا جو میرے والد صاحب نے مجھے بتائی تھی راجہ حسن اختر کہنے لگے مجھے جستجو ہوئی کہ اس عظیم راز کو کس طرح حاصل کروں کہ جس نے اقبال کو علامہ اقبال بنایا۔آخر دل مضبوط کر کے عرض کی کہ وہ کیا بات تھی؟ میں پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں؟ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر درود وسلام کی کثرت''۔

علامہ محمد اقبال کے درود شریف کی تعداد:

معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کا بیان ہے کہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بتایا کہ آلومہار (ضلع گوجرانوالہ) کے سید خواجہ محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں روزانہ درود خضری پڑھنے کو کہا تھا۔لہٰذا میرا معمول ہے کہ میں روزانہ بلا ناغہ دس ہزار مرتبہ درود خضری پڑھتا ہوں۔

اقبال نہیں آیا:

علامہ محمد اقبالؒ شیفتہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے۔اسی کثرت درود شریف کی وجہ سے آپ کو جو مقام ومرتبہ ملا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

کشمیر سے ایک نوجوان پیرزادہ 1920ء میں علامہ محمد اقبالؒ سے ملنے لاہور آیا اور علامہ محمد اقبالؒ کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا آنسوؤں کی ایک ایسی جھڑی لگی جو تھمنے میں نہ آئی۔

علامہ محمد اقبال نے یہ سوچ کر کہ شاید یہ شخص حاجت زدہ ہے اور پریشان حال بھی اس لیے میرے پاس کسی ضرورت کے تحت آیا ہے جب شفقت آمیز لہجے میں استفسار کیا تو اس نوجوان پیرزادے نے کہا مجھے کسی امداد کی ضرورت نہیں مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل وکرم ہے میرے بزرگوں نے اللہ تعالیٰ کی ملازمت کی اور میں ان کی پینشن کھا رہا ہوں اور میرے رونے کی اصل وجہ تو خوشی ہے کوئی غم نہیں ہے۔

میں سری نگر کے ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں ایک دن عالم کشف (نیم بیداری) میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربار ہے اور نماز کی ادائیگی کے لیے صف بنائی گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''محمد اقبال نہیں آیا؟''

معلوم ہوا نہیں آیا، اس پر ایک بزرگ کو بلانے کے لیے بھیجا گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان آیا جس کی داڑھی نہیں تھی رنگ گورا تھا اور وہ اس بزرگ کے ہمراہ نمازیوں کی اس صف میں داخل ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔

پیرزادہ نے کہا، علامہ صاحب! آج سے پہلے نہ تو آپ کی شکل وصورت دیکھی تھی اور نہ ہی نام معلوم تھا۔ کشمیر کے ایک بزرگ مولانا نجم الدین کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں خواب سنایا لیکن انہوں نے بھی آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ البتہ تحریروں کے ذریعے آپ کو جانتے تھے۔

اس کے بعد مجھے آپ سے ملنے کا شوق اور بڑھ گیا۔ پس اسی لیے کشمیر سے سفر کر کے لاہور آیا ہوں اور آپ کو دیکھتے ہی میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں کیونکہ رب

تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے کشف کی عالمِ بیداری میں بھی تصدیق ہوگئی کہ سرِمُو بالکل فرق نہیں ہے۔اس کے بعد وہ پیرزادہ کشمیر روانہ ہوگیا۔ اللہ اکبر! علامہ صاحبؒ کو درود شریف کی برکت سے وہ مرتبہ حاصل ہوا جو کسی اور کو آج تک حاصل نہ ہوسکا۔ آپؒ حقیقت میں سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ بلکہ آپؒ کی تحریروں میں سے بھی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھلکتا ہے۔

علامہ اقبالؒ کی عرضی:

علامہ محمد اقبالؒ اپنی ایک تحریر میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح سے دست دراز ہیں کہ روزِ محشر میرا عذر قبول فرما اگر نامہ اعمال کا حساب ناگزیر سہی تو پھر اے میرے رب! اسے چشمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ رکھنا۔

تُو غنی ازہر دوعالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گرحسابم راتو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنہاں بگیر

درود شریف اور مزار اقبالؒ:

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو درود شریف سے حد درجہ محبت تھی اور آپ اکثر اوقات درود شریف کا ورد کرتے رہتے تھے۔ایک مرتبہ ایک عورت اپنے خاوند کے ساتھ علامہ صاحب کے پاس آئی اور کہنے لگی مجھے بیٹے کی شدید خواہش ہے لیکن میرے گھر بیٹا پیدا نہیں ہوتا۔ میں نے بہت دعائیں مانگیں لیکن ابھی تک اولاد نرینہ سے محروم ہوں میں کیا کروں؟

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بی بی! درود شریف کی کثرت کرو

اور ابھی سے یہ نیت کرلو کہ میرے گھر بیٹا پیدا ہوگا تو میں اس کا نام صرف اور صرف ''محمد'' رکھوں گی۔

یہ سن کر عورت چلی گئی اور درود شریف کا کثرت سے ورد کرنے لگی اور ساتھ ہی نیت بھی کرلی تو اللہ تعالیٰ نے اسے چاند سا بیٹا عطا کر دیا خدا کی قدرت دیکھیے کہ اس واقعے کے کچھ عرصے بعد علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ وفات پا گئے۔ اس عورت کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور پروان چڑھنے لگا جب تین سال کی عمر کو پہنچا تو ماں باپ کو سخت پریشانی لاحق ہوئی کہ اس بچے نے بولنا شروع کیوں نہیں کیا؟

بہت سے ڈاکٹرز کو چیک کروایا لیکن کسی کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ بچے کو کیا بیماری ہے؟

آخر ایک دن اس بچے کی ماں نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی مرقد پر لے چلو چنانچہ وہ خاوند کے ہمراہ مرقد اقبال پر پہنچی اور بچے کو بھی ساتھ لے گئی۔ اور قبر پر پہنچ کر خوب روئی، آہ وزاری کی کہ جیسے علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ سے اپنا درد بیان کر رہی ہو۔ پھر کچھ دیر بعد خاموش ہوگئی اور مسکرا کر اپنے خاوند سے کہنے لگی کہ قبر سے کچھ مٹی اُٹھا لو۔ خاوند نے قبر سے کچھ مٹی اُٹھا لی اور گھر جا کر وہ مٹی پانی میں گھول کر کچھ عرصہ بچے کو پلائی تو رب کریم نے بچے کو قوت گویائی عطا کر دی۔ درود شریف کی برکت سے آج بھی لوگ مزار اقبال رحمتہ اللہ علیہ سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

اقبالؒ کی ولایت کا راز:

چوہدری غلام حیدر چشتی صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو تمام بزرگوں کے مزار پر حاضری دیتے تھے۔ منادتوحید حضرت علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑھتے تھے تو علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ قبر سے نمودار ہوجایا کرتے تھے اور باہم گفتگو ہوتی تھی۔ چوہدری صاحب نے ایک مرتبہ قدسی مقال علامہ محمد

اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ تقریباً نئی روشنی کے مسلمان تھے مغربی تہذیب میں رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کی لیکن عملی طور پر کیسے اسلام کی طرف راغب رہے اور کیونکر عشق و اتباعِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صبغۃ اللہ (اللہ تعالیٰ کے رنگ) میں رنگے؟

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور درود شریف کے ورد سے ہوا۔ میں بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک عام سا مسلمان تھا مگر دورانِ تعلیم مجھے یہودیت، عیسائیت، اشتراکیت، بت پرستی اور آزاد طرز کی زندگی سے نفرت ہوگئی۔ پھر میں نے اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت کا مطالعہ کیا اور تمام بزرگانِ دین خاص طور پر اپنے روحانی اُستاد حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو بغور پڑھا اور استفادہ حاصل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پتہ چلا کہ دین کا روحِ رواں اور ماحصل تو محبت، اطاعت اور اتباعِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔ میں فجر کی نماز سے پہلے اُٹھتا نوافل ادا کرنے کے بعد درود شریف کا کثرت سے ورد کرتا حتیٰ کہ نمازِ فجر کے بعد بھی یہی ورود جاری و ساری رہتا۔ اکثر اوقات درود شریف اور تلاوت کلام پاک کے دوران ندامت کے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ عشق و محبت غالب رہتی اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ یہ آدابِ خود آگاہی و سحر گاہی بزرگانِ دین کے اقوال و تجربات سے حاصل کیے اور پھر یہ معمولات تازیست قائم و دائم رہے''۔

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پہ اسرارِ شہنشاہی
عطارؔ ہو، رومیؔ ہو، رازیؔ ہو، غزالیؔ ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

اور پھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر التجا کرتا تھا کہ:

تو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
میری دانش ہے افرنگی میرا ایماں ہے زناری

جو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوئی پھر میرے علم میں اضافہ ہونے لگا۔عشق و محبت میں مزید ترقی ہونے لگی اور اولیاء کرام خصوصاً حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ سے خواب اور بیداری میں ملاقات ہونے لگی۔ان بزرگان دین نے میری بہت راہنمائی فرمائی اور سب نے اتباع، اطاعت، غلامی اور قربت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زور دیا۔میں نے خلوص دل سے خوب محنت کی حتیٰ کہ بھوک پیاس اور سردی گرمی کی شدت کا احساس تک جاتا رہا۔اور گزشتہ و آئندہ کی خبریں ملنے لگیں۔مشاہدات ہونے لگے مگر دل نفی کرتا رہا کہ یہ منزل مقصود نہیں ہے۔بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیم خوابی و بیداری کی حالت میں زیارت بابرکت سے نوازنا شروع کر دیا اور پھر یہ سلسلہ آخر تک قائم و دائم رہا۔

اس میں میری کوئی خوبی یا اعمال کی اچھائی کا کوئی عمل دخل نہ تھا بلکہ یہ تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے ایک ادنیٰ سے اُمتی اور غلام پر رحمت و شفقت تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری چارہ سازی فرمائی اور براہ راست میری تعلیم و تربیت کے لیے ارشاد ہونے لگے اور اسرارِ الٰہی کھلنے لگے۔

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر اٹھتے ہیں حجاب آخر

چشم بینا تو پہلے ہی عطا ہو چکی تھی دلِ بینا بھی عطا ہوا کشورِ مقام خودی اور نمودِ

امانتِ الٰہی نصیب ہوا۔ دولت وصل حاصل ہوئی۔ مشاہدہ حق عطا ہوا۔ مقصودِ موجود ہوا اور الحمدللہ یہ سب برکات اور بہاریں درود شریف کی نسبت سے حاصل ہوئیں۔

محبت مجھ کو جس سے ہے اسی کا ذکر کرتا ہوں
زباں پہ میری جُز نامِ محمد ﷺ اور کیوں آئے

جان لیوا مرض سے نجات مل گئی:

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے۔ یہ شب 3 اپریل 1936ء کی بات ہے کہ دارالاقبال بھوپال (بھارت)، خواب میں حضرت سرسید احمد خانؒ نے مشورہ دیا کہ اپنی علالت کی فریاد حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کریں۔ چنانچہ علامہ محمد اقبالؒ نے صاحب قصیدہ بردہ کی پیروی میں ایک نظم ''درِ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھی جس کی برکت سے اس جان لیوا مرض سے نجات مل گئی۔

علامہ اقبالؒ کے خادم خاص سے گفتگو:

علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے مولانا عبدالستار خان نیازی رحمتہ اللہ علیہ کہ جن کے حاجی احمد خان مرحوم سے بہت اچھے تعلقات تھے انہوں نے یہ بات بتائی۔ چونکہ وہ علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے پرانے ورکروں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ میں علامہ محمد اقبالؒ کے خادم سے ملا جس کی پوری زندگی علامہ محمد اقبالؒ کی خدمت کرنے میں گزری۔ میں نے کہا علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی کوئی عجیب بات دیکھی ہو تو بتاؤ! کہنے لگا اگرچہ زندگی میں علامہ اقبالؒ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ بیان نہ کرنا چونکہ اب وہ فوت ہو چکے ہیں اس لیے آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ایک رات میں سویا ہوا تھا رات کے دو تین بجے کا وقت تھا۔ علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے آ کر جگایا کہ

میرے ایک خاص مہمان آئے ہوئے ہیں جاؤ ان کے لیے لسی لے کر آؤ۔ میں آنکھیں ملتا ہوا اُٹھا کہ اس وقت لسی کہاں سے ملے گی اور آخر اس وقت کونسا مہمان آیا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ کمرے میں ایک بزرگ بیٹھے تھے چہرے پر نور کی بارش ہو رہی تھی کمرہ جگمگا رہا تھا۔ میں کچن کی طرف برتن لینے کے لیے بڑھا تو اقبالؒ کہنے لگے برتن میں دھو دیتا ہوں پھر اقبالؒ خود برتن دھو کر لائے اور مجھے کہنے لگے جاؤ لسی لے کر آؤ۔

میں گلی میں نکلا اور سوچنے لگا کہ اس وقت یہاں لسی کہاں سے ملے گی؟

جونہی میں نے گلی کا موڑ کاٹا تو دیکھا کہ سامنے ایک کھوکھا بنا ہوا ہے اور ایک بابا جی بیٹھے لسی بنا رہے ہیں۔ میں بہت حیران ہوا کہ نہ تو پہلے یہ کھوکھا یہاں تھا اور نہ ہی اس بابا جی کو پہلے کبھی دیکھا تھا پھر یہ راتوں رات یہاں کھوکھا کیسے بن گیا؟

لیکن میں دل میں خوش بھی تھا کہ میرا کام قریب سے ہی بن گیا۔ زیادہ دور نہیں جانا پڑا الغرض اب صبح تحقیق کروں گا کہ یہ کھوکھا یہاں کب اور کیسے بنا؟

میں نے کھوکھے والے بابا جی سے کہا مجھے دو چار گلاس لسی کے بنا دیں۔

انہوں نے مجھے لسی بنا دی پھر میں نے پوچھا کتنے پیسے؟

تو وہ بزرگ مسکرا کر بولے جاؤ اقبالؒ سے ہمارا حساب چلتا رہتا ہے میں حیران ہوا کہ یہ تو اقبالؒ کو بھی جانتے ہیں جب کہ میں انہیں نہیں جانتا۔ خیر میں لسی لے کر گھر آ گیا۔

اقبالؒ نے برتن پکڑا اور مجھے کہا ٹھیک ہے بیٹھو اپنے کمرے میں اور پھر خود ہی لسی لے کر مہمان کو پیش کی۔ اب میں اگلے حکم کا انتظار کرنے لگا کہ مہمان ٹھہریں گے یا جائیں گے؟

تھوڑی دیر بعد مہمان اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اقبالؒ انہیں دروازے تک

چھوڑنے گئے بغل گیر ہوئے اور معانقہ کیا۔ مہمان بزرگ باہر نکلے تو میں بھی دوڑ کر باہر نکلا میں نے علامہ محمد اقبالؒ سے کہا کہ علامہ صاحب آپ آرام کریں دروازہ میں بند کر دیتا ہوں ۔ یہ سن کر علامہ صاحب اندر چلے گئے میں نے سوچا کون مہمان تھے جو آدھی رات کو آئے اور چلے بھی گئے؟

میں نے تیزی سے باہر گلی میں جھانکا تو اللہ رب العزت کی قسم! میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس مہمان نے ایک قدم اقبالؒ کے دروازے سے اُٹھایا اور دوسرا قدم گلی کے آخری کونے پر رکھا اور غائب ہو گئے۔ میں اس مہمان کے پیچھے دوڑا کہ اتنی عجیب شخصیت اور اتنا بڑا قدم آج سے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا آخر یہ کون انسان تھا؟

پھر میں گلی کے کونے پر پہنچا تو میری حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا کہ نہ تو وہ کھوکھا وہاں موجود تھا اور نہ ہی وہ لسی والے بابا۔ یعنی کہ مہمان بھی غائب اور کھوکے والا بھی کھوکھے سمیت غائب ۔ میں واپس پلٹا اور علامہ اقبالؒ کے قدموں میں گر گیا۔ اور کہا علامہ صاحبؒ زندگی بھر آپ کی خدمت کی ہے آپ کو اللہ کا واسطہ مجھے بتائیے وہ مہمان کون تھے اور کھوکھے والا بابا جی کون تھے؟

میں جب بہت رویا تو علامہ اقبالؒ کہنے لگے کہ ایک شرط پر بتا دیتا ہوں کہ میری زندگی میں یہ راز کبھی مت کھولنا۔ پھر جب میں نے قسم کھائی تو علامہ صاحبؒ نے کہا سن اللہ رب العزت کی قسم! جو مہمان گھر آئے تھے وہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تھے اور وہ جو کھوکھے والے بابا جی تھے وہ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں انسان آجاتا ہے اور درود شریف کی کثرت کرتا ہے تو پھر سارے کے سارے حجابات خود بخود اُٹھتے چلے جاتے ہیں۔

فنا کیسی بقاء کیسی جب اُس کے آشنا ٹھہرے

لڑائی جھگڑا فوراً روکنے کا نسخہ:

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عربوں کے متعلق سنا ہے کہ اگر کہیں بازار میں دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو جاتا ہے اور کوئی تیسرا با آواز بلند "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ" پڑھ لیتا ہے تو لڑائی فوراً روک دی جاتی ہے۔

نئی نسل اور فکر اقبالؒ:

حکیم الامت ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ نئی نسل کے سینے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار منتقل کرنے کے لیے سب سے پہلا اور اہم کام یہ ہے کہ ان کو کثرت کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا سکھاؤ۔ چونکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے نتیجے میں دلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار پیدا ہوگا درود طبیعتوں میں نکھار پیدا کرتا ہے درود طبیعتوں میں تقدس پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی کو یہ خوف ہو کہ میری اولاد غلط ہاتھوں میں نہ چلی جائے اور ان کی قسمت کا جوہر کہیں برباد نہ ہو جائے کہیں ان کی نظر کا تقدس لُٹ نہ جائے تو وہ اپنی اولاد کو کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی ترغیب دے۔ اولاد کو پاکدامنی نصیب رہے گی درود کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ طبیعتوں کے اکھڑپن کو دور کرتا ہے۔ اگر آپ کو یہ پریشانی ہے کہ اولاد اکھڑ مزاج ہے بات نہیں مانتی طبیعت میں سختی ہے تو ان کو بطور وظیفہ درود شریف پڑھنے کی تلقین کریں آپ ہفتوں عشروں میں دیکھیں گے کہ ان کی طبیعت میں لطافت آ جائے گی۔

درود شریف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ ذہانت کی دولت سے بھی مالا مال کرتا ہے۔ درود شریف پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: ''قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ وہ ہوگا جو کہ دنیا میں مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہوگا''۔

علامہ محمد اقبالؒ کے اشعار میں مٹھاس کا راز:

حضرت علامہ ثاقب رضا مصطفی مدظلہ بیان کرتے ہیں کہ درود شریف پڑھنے والے کے لہجے میں مٹھاس پیدا ہوجاتی ہے۔کسی نے علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کے اشعار میں اتنی چاشنی کہاں سے آئی؟

علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا تھا یہ ساری کی ساری چاشنی نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے ہے۔

میں تنہا کمال سخن کو نہ پہنچا
میرے شعر ہیں اور تاثیر اُن کی

علامہ اقبال متمسک بالدین:

یکم دسمبر 1971ء کو جب علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ مصر پہنچے تو اگلے دن ان سے ملنے مصر کے مشہور صاحبِ طریق بزرگ سید محمد ماضی الوالعزائم اپنے دونوں صاحبزادوں کے ہمراہ اس ہوٹل پہنچے جہاں علامہ اقبال ٹھہرے ہوئے تھے۔علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ انہیں ہوٹل میں دیکھ کر پریشان ہوگئے اور کہا آپ نے تکلیف کیوں کی میں خود حاضر ہوجاتا۔

بزرگ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے دین سے تمسک کیا ہو اس کی زیارت کو جاؤ گے تو مجھے خوشی ہوگی لہٰذا میں اس ارشاد کی اتباع میں چلا آیا تا کہ میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ سے خوش ہوں۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ان بزرگ کی بات سن کر بے تاب ہو گئے۔ سید صاحب دیر تک بیٹھے نصیحت کرتے رہے۔ یہ بھی کہا کہ میں کبھی کسی بادشاہ سے ملاقات کے لئے بھی نہیں نکالیکن آپ کے لئے آیا ہوں، جب وہ چلے گئے تو اقبال کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب امڈ آیا کہنے لگے ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ لوگ مجھ جیسے گنہ گار کو متمسک باالدین سمجھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں بغرض خوشنودیِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ملنے آتے ہیں۔

اقبالؒ کو اسم اعظم معلوم ہے:

شیخ اعجاز احمد (علامہ محمد اقبالؒ کے بھتیجے) کہتے ہیں کہ مجھے میری پھوپھی (ہمشیرہ علامہ محمد اقبالؒ) نے بتایا کہ اقبال کو اسم اعظم معلوم ہے جو کہ میاں جی نے انہیں بتایا تھا۔ پھر جب علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ سیالکوٹ سے لاہور تشریف لائے تو تو ایک روز اعجاز احمد صاحب نے ان کے پاؤں دباتے ہوئے پوچھا میں نے سنا ہے کہ میاں جی نے آپ کو اسم اعظم بتایا ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ بات تم میاں جی سے خود کیوں نہیں پوچھ لیتے؟ چنانچہ ایک دن اعجاز صاحب نے میاں جی سے اسم اعظم کے بارے میں دریافت کیا جو کہ انہوں نے علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کو بتایا تھا تو میاں جی نے کہا: قبولیت دعا کے لیے ایک نسخہ یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر دعا سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھیں۔ کیونکہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی اسم اعظم نہیں ہے اور تمہارے چچا (علامہ محمد اقبالؒ) کو بھی میں نے اسی اسم اعظم کی تلقین کی ہے۔

اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

ایک مرتبہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کسی محفل میں بیٹھے تھے کہ ایک حاجی صاحب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے آئے۔ علامہ صاحب نے جب یہ سنا کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے ہو کر آ رہے ہیں تو علامہ صاحب نے پوری محفل کے سامنے ان سے درخواست کی کہ آپ اپنے پاؤں میری آنکھوں پر لگائیں تاکہ آپ کے پاؤں سے مدینے کی مٹی کا کوئی ذرہ میری آنکھوں پر بھی لگ جائے۔

یہ سن کر وہ حاجی صاحب پریشان ہو گئے چند ہی لمحوں میں پوری محفل نے دیکھا کہ علامہ صاحب دھاڑیں مار مار کر رو رہے ہیں۔ اقبال کا عشق ایسا تھا کہ محفل میں سیدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک آجاتا تو علامہ صاحب زاروقطار رونا شروع کر دیتے تھے۔

علامہ اقبال کا احساسِ ندامت:

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ آپ حقیقت میں شیفتہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے اس کا اندازہ آپ کے اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے۔

چوں به نام مصطفیٰ خوانم درود
از خجالت آب می گردد وجود

جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم گرامی پر درود پڑھتا ہوں تو میرا پورا وجود ندامت کے باعث پانی پانی ہو جاتا ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور اظہارِ عشق:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار مرتبہ درود خضری پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے 2 سال 10 دنوں میں ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی سعادت

حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف مکمل کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا انگ انگ روشن کردیا۔لوگوں کے دلوں میں میری عزت بیٹھ گئی۔میرے کلام میں ایسا اثر ہوا کہ اللہ اللہ، جب بھی کلام لکھنے بیٹھتا تو الفاظ بارش کی طرح اترتے ہیں۔

درود شریف کی کثرت کرنے والوں سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ آج بھی ملاقات فرماتے ہیں اور یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔

انجمنِ اسلامیہ سیالکوٹ کا جلسہ:

ایک مرتبہ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ تھا۔علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس جلسہ کے صدر تھے ایک خوش الحان نعت خواں نے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت کا یہ مصرعہ پڑھا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ شعر سن کر وجد میں آگئے اور تقریر کے لیے کھڑے ہوکر مزید اپنے عشق کا اظہار اس طرح کی کیا۔

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آگ
لگائے خدا اور بجھائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تعجب تو یہ ہے کہ جنت اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے

بارے میں فرمایا کہ مرحوم جب نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے یا سنتے یا ان سے متعلق کلام پڑھتے یا سنتے تو چہرہ اشک بار ہو جاتا اور نبی کریم ﷺ کے ذکر مبارک پر اس طرح روتے جس طرح ایک معصوم بچہ ماں کے بغیر روتا ہے۔ اسی ادب اور کثرت درود شریف کی بدولت علامہ اقبال کا نام رہتی دنیا تک زندہ کر دیا گیا اور آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حکیم الامت بنا دیا گیا۔

علامہ اقبال اور جذبہ تقلید:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی مرکز ملت اسلامیہ یعنی حضور ﷺ کی محبت اور اصلاح احوالِ ملت محمدیہ ﷺ میں بسر ہوئی ہے۔ وہ جذبہ جو تقلید اور جذبہ عمل برقرار رکھنے کے لئے درود شریف اور محافل میلاد النبی ﷺ کو ہی ذریعہ قرار دیتے ہیں۔

ایک محفل میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا منجملہ ان مقدس ایام کے جو کہ مسلمانوں کے لئے مخصوص کیے گئے ایک میلاد النبی ﷺ کا دن بھی ہے میرے نزدیک انسان کی دماغی اور قلبی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہترین ہو وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے چنانچہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسوۂ رسول کریم ﷺ کو مدنظر رکھیں تا کہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے۔ جذبہ تقلید کو قائم رکھنے کے لئے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے تین طریقے بتائے۔

1. کثرت درود وسلام
2. میلاد النبی ﷺ
3. کثرت ذکر الٰہی

نیز ایک تقریب کے موقعہ پر علماء سے فرمایا کہ محافل میلاد میں لوگوں کو اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج دیا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات بیان کی جائے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقلید کا ذوق شوق مسلمانوں کے قلوب میں خوب پیدا ہو۔

آپ نے مجھے معاف کر دیا؟

محمد عبدالمجید صدیقی ایڈ وکیٹ اپنی کتاب ''سیرت النبی بعداز وصال النبی'' جلد 8 ص 83 پر لکھتے ہیں کہ میری ممانی نے یہ واقعہ سنایا کہ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کسی بزرگ سے ملنے گئے وہ کسی کام میں مشغول تھے لہٰذا ملنے سے انکار کر دیا۔ علامہ اقبال نے چونکہ اپنا تعارف نہیں کرایا تھا پس آپ واپس لوٹ آئے۔

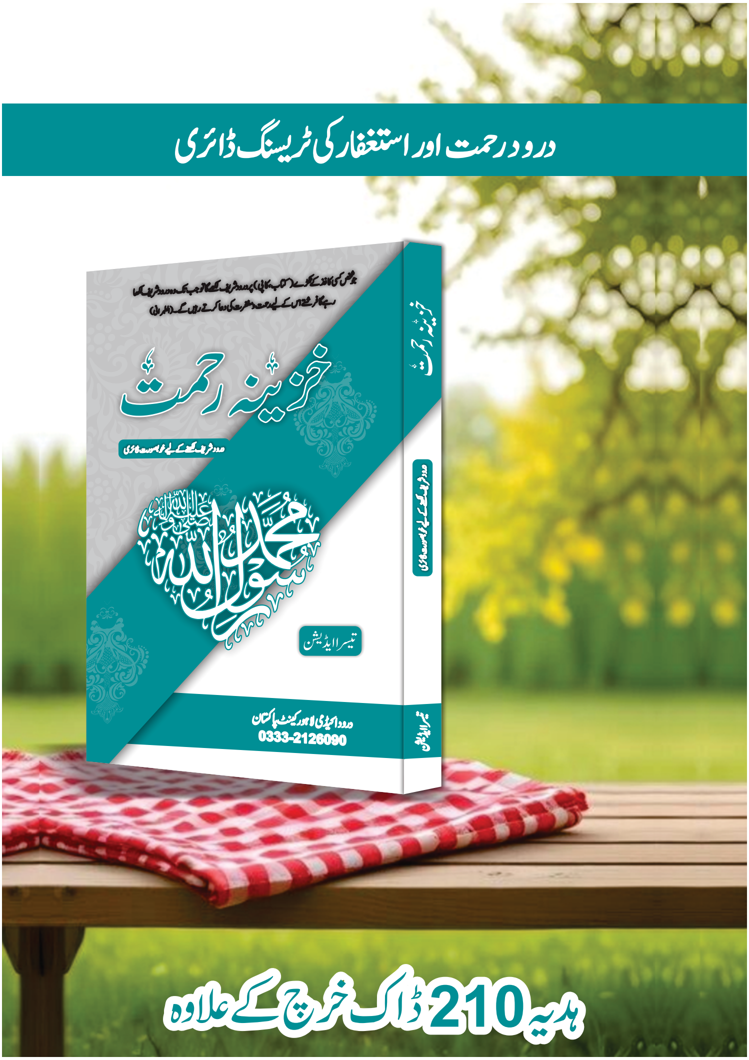
رات کو ان بزرگ کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا شفیۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے در پر آیا اور تو نے ملنے سے انکار کر دیا۔

یہ سن کر روتے ہوئے بیدار ہو گئے اور تلاش بسیار کے بعد علامہ اقبال کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب سنایا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ خواب سن کر رو پڑے۔ پھر جب طبیعت سنبھلی تو ان بزرگ نے پوچھا حضرت! آپ نے مجھے معاف کر دیا؟ علامہ مرحوم نے فرمایا: ہزار بار۔

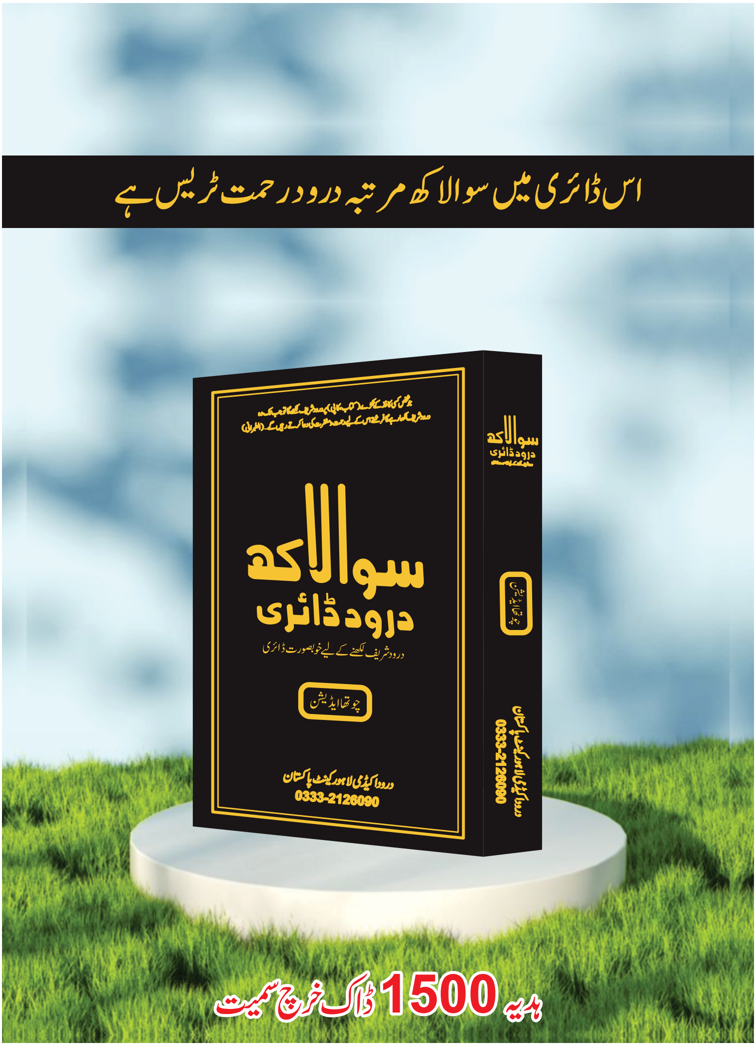
آپ رحمۃ اللہ علیہ صحیح معنوں میں عاشق رسول تھے اور کثرت سے درود شریف پڑھتے جس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رہتی دنیا تک زندہ کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ علامہ اقبال اپنے دور کے بغیر داڑھی کے ولی اللہ تھے۔ اللہ تعالیٰ اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر کروڑ ہا برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے (آمین)

علامہ اقبال کا مزار آج بھی برکات و فیوضات کا منبع ہے۔

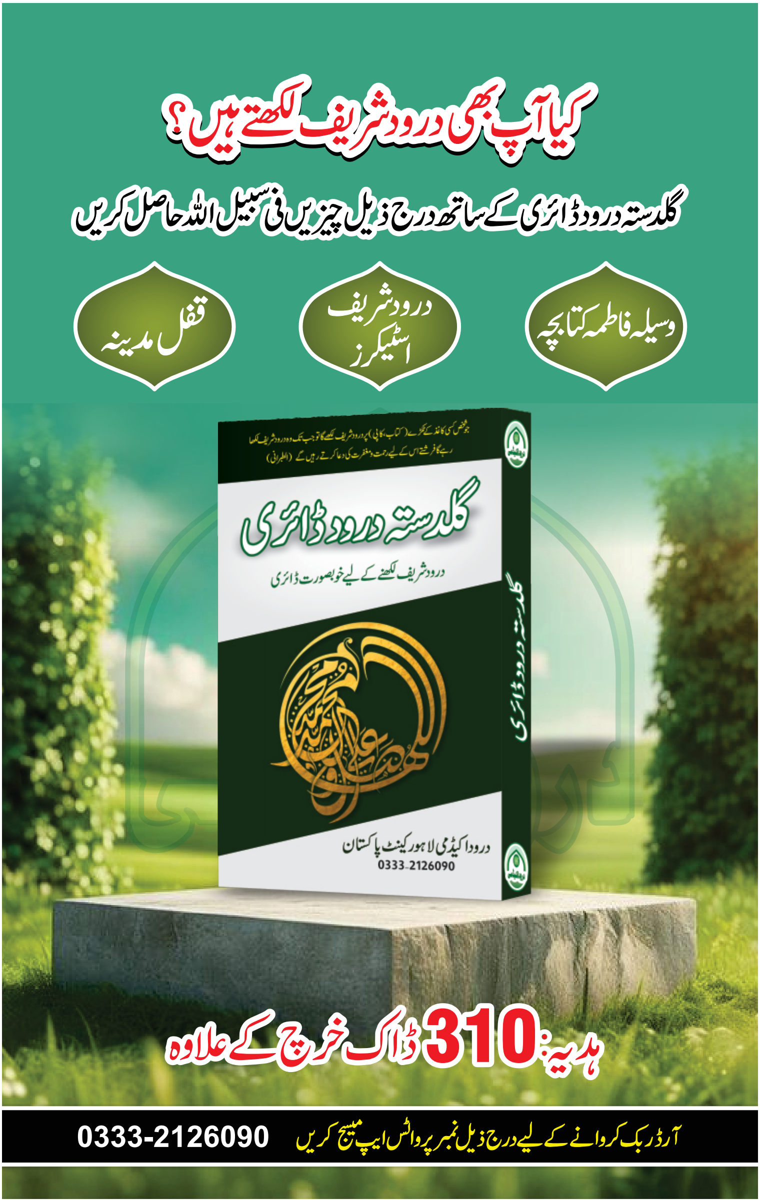


آرڈر بک کروانے کے لیے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں **0333-2126090**



آرڈر بک کروانے کے لیے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں 0333-2126090





کیا آپ بھی درود شریف لکھتے ہیں؟
گلدستہ درود ڈائری کے ساتھ درج ذیل چیزیں فی سبیل اللہ حاصل کریں
وسیلہ فاطمہ کتابچہ
درود شریف اسٹیکرز
قفل مدینہ
جو شخص کسی کاغذ کے ٹکڑے (کتاب، کاپی) پر درود شریف لکھے گا تو جب تک وہ درود شریف لکھا رہے گا فرشتے اس کے لیے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے رہیں گے (الطبرانی)
گلدستہ درود ڈائری
درود شریف لکھنے کے لیے خوبصورت ڈائری
درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
0333-2126090
ہدیہ: 310 ڈاک خرچ کے علاوہ
آرڈر بک کروانے کے لیے درج ذیل نمبر پر واٹس ایپ میسج کریں
0333-2126090

درود اکیڈمی

Rs 1600/-

CAMEL BONE TASBEE

Size: 08mm



DIGITAL TASBEE LED

Rs 1600/-



آرڈر بک کروانے کے لیے درج ذیل نمبر پر بذریعہ واٹس ایپ پر رابطہ کریں

0333-2126090

درود اکیڈمی

صلی اللہ علیہ وسلم